جلد ۴۹/۱۴ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۳۹ ہش ۱۰ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۹ فروری بوقت دس بجے صبح

کل عام طور پر تو حضور اقدس کی طبیعت بہتر رہی۔ البتہ چند دن سے اعصابی ضعف کی شکایت چل رہی ہے۔ رات گھٹنے میں درد کی وجہ سے اچھی طرح نیند نہیں آئی۔ احباب جماعت حضور اقدس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

بنیادی جمہوریتوں کے تحت تعمیر و ترقی کی بڑی بڑی سکیمیں بنائی جائینگی

ان سکیموں کی تکمیل کی ساری ذمہ داری بنیادی جمہوریتوں کے متعلقہ اداروں پر ہوگی (اختر حسین)

پشاور ۹ فروری۔ مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے کہا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کی سکیم کے تحت بڑی بڑی سکیمیں بنائی جائیں گی۔ جن کی تکمیل کی ساری ذمہ داری بنیادی جمہوریتوں سے تعلق رکھنے والے اداروں پر عائد ہوگی۔ مسٹر اختر حسین پشاور سے آٹھ میل دور واقع سردار گڑھی کی دیہی امداد کی اکاڈیمی میں تقریر کر رہے تھے۔ جہاں بنیادی جمہوریتوں کے منتخب ارکان تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ گورنر نے کہا حکومت کو یہ معلوم کرنے کی بڑی خواہش ہے۔ کہ تربیت پانے والا یہ گروہ بنیادی جمہوریتوں کو کامیاب بنانے میں کیا شاندار پارٹ ادا کرتا ہے۔ آپ نے کہا صدر محمد ایوب خان بنیادی جمہوریتوں کی کامیابی میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہوگئی۔ تو اس کا سہرا آپ کے سر رہے گا۔ گورنر نے تربیت پانے والے ارکان کو تجسس کی سپرٹ پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور کہا آپ کو بڑا مآل اندیش بننا چاہیئے۔ اور اپنے گردوپیش کے حالات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ آپ کو سارے واقعات کا اچھی طرح علم ہوتا رہے۔ اس سے آپ کا کام آسان ہو جائے گا۔ اور آپ کے راستہ میں رکاوٹیں نہیں پڑیں گی۔ گورنر نے اس جگہ کا بھی معائنہ کیا جہاں اکاڈیمی کی نئی عمارت تعمیر کی جائے گی ؛

مغربی جرمنی ترقیاتی منصوبوں کیلئے سوڈان کو امداد دے گا

خرطوم ۹ فروری۔ مغربی جرمنی اور سوڈان میں ایک معاہدہ ہوگیا ہے جس کے مطابق مغربی جرمنی سوڈان کو قرضہ بھی دے گا اور امداد بھی۔ حکومت سوڈان دریائے نیل کے معاون دریائے اتبارہ پر بند باندھنے کی سکیم تیار کرنے والی ہے جس کی وجہ سے اسی ہزار ایکڑ اراضی قابل کاشت بن جائے گی ؛

مولانا صلاح الدین احمد صاحب کا پُر مغز مقالہ

ربوہ مورخہ ۸ فروری بروز دو شنبہ سوا نجے بعد دوپہر بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام مولانا صلاح الدین احمد صاحب مدیر ماہنامہ "ادبی دنیا" لاہور نے "اردو زبان کے تازہ مسائل" کے موضوع پر ایک پُر مغز مقالہ پڑھا اس مجلس میں مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے بھی اپنا کلام سنایا۔ صدارت کے فرائض بزم اردو کے وائس پریذیڈنٹ مرزا محمد الیاس صاحب متعلم فورتھ ایر نے ادا کئے ؛

تعلیم الاسلام کالج کے دو طلباء یونیورسٹی باسکٹ بال ٹیم میں منتخب ہوگئے

پہلے ہی سال باسکٹ بال کلب کی کامیابی

احباب کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ تعلیم الاسلام کالج کے دو طلباء طارق باجوہ اور محمود جمال یونیورسٹی باسکٹ بال ٹیم میں منتخب کر لئے گئے ہیں۔ ہر دو کھلاڑی ۲۳ فروری کو ایک ہفتہ کے ٹریننگ کیمپ کے لئے لاہور جائیں گے۔ جس کے بعد انٹر یونیورسٹی چیمپئن شپ میں شمولیت کے لئے کراچی روانہ ہوں گے۔ جہاں ۳، ۴ مارچ کو پاکستان کی تمام یونیورسٹیز کے مقابلے ہو رہے ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کی باسکٹ بال ٹیم اس سال پہلی مرتبہ یونیورسٹی کے مقابلہ میں شامل ہوئی تھی۔ اور یونیورسٹی چیمپئن شپ میں رنرز اپ رہی تھی ؛

الجمعیۃ العلمیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

ربوہ — آج مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۰ء بروز منگل ساڑھے چھ بجے شام الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام جامعہ کے ہال میں اردو و عربی زبان میں سالانہ تقریری مقابلے اپنی روایات کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ احباب کو شمولیت کی دعوت ہے۔

اردو مقابلے کے عنوان

(۱) خاندانی منصوبہ بندی (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) دیگر ادیان کی موجودگی میں اسلام کی ضرورت (۴) تربیت نفوس و اقوام

عربی مقابلے کے عنوان

(۱) ھل الاسلام انتشر بحد السیف

(۲) نظام الاقتصاد فی الاسلام

(۳) من طلب العلیٰ سھر اللیالی

(نائب الرئیس الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔ ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

سیرتِ طیّبہ

(حضرت مسیح موعودؑ کے خُلقِ عظیم کے تین درخشاں پہلو)

تقریر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بر موقعہ جلسہ سالانہ

— ۲ —

عشقِ رسولؐ

محبتِ الٰہی کے بعد دوسرے نمبر پر عشقِ رسولؐ کا سوال آتا ہے۔ سو اس میدان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام عدیم المثال تھا۔ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ:۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

(ازالۂ اوہام)

"یعنی میں خدا کے بعد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم میں ایک سخت کافر انسان ہوں"۔

یہ خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس شکریہ کے تصوّر تک کی گنجائش نہیں مگر میں نے ایک دن مر کر خدا کو جان دینی ہے۔ میں اسی آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آگئی ہو۔ آپ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رُواں رُواں اپنے آقا حضرت سرور کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی مسجد میں جو مسجد مبارک کہلاتی ہے اکیلے ٹہل رہے تھے۔ اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جا رہی تھی۔ اُس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حسانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے۔ جو حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے:۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِي
فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

(دیوان حسانؓ بن ثابت)

"یعنی اے خدا کے پیارے رسول! تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی"۔

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اُس وقت آپ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"!

دنیا جانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سخت سے سخت زمانے آئے۔ ہر قسم کی تنگی دیکھی۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ حوادث کی آندھیاں سر سے گذریں۔ مخالفوں کی طرف سے انتہائی تلخیوں اور ایذاؤں کا مزا چکھا۔ حتیٰ کہ قتل کے سازشی مقدمات میں سے بھی گذرنا پڑا۔ بچوں اور عزیزوں اور دوستوں اور اپنے جاں نثار فدائیوں کی موت کے نظارے بھی دیکھے۔ مگر کبھی آپ کی آنکھوں نے آپ کے قلبی جذبات کی غمازی نہیں کی لیکن مسجد میں اپنے آقا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق (اور وفات بھی وہ جس پر تیرہ ۱۳۰۰ سو سال گذر چکے تھے) یہ محبت کا شعر یاد کرتے ہوئے آپ کی آنکھیں سیلاب کی طرح بہہ نکلیں اور آپ کی یہ قلبی حسرت چھلک کر باہر آگئی۔

کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"!!

قادیان میں ایک صاحب محمد عبد اللہ ہوتے تھے جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہت مخلص تھے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو مختلف قسم کے نظاروں کی تصویریں دکھا کر اپنا پیٹ پالا کرتے تھے۔ مگر جوش اور غصے میں بعض اوقات اپنا توازن کھو بیٹھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے حضور کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی سے کام لیا ہے اور حضور کو گالیاں دی ہیں۔ پروفیسر صاحب طیش میں آکر بولے کہ اگر میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے ساختہ فرمایا "نہیں نہیں ایسا نہیں چاہیئے ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے"۔ پروفیسر صاحب اس وقت غصّے میں آپے سے باہر ہو رہے تھے۔ جوش کے ساتھ بولے واہ صاحب واہ! یہ کیا بات ہے آپ کے پیر (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کو کوئی شخص برا بھلا کہے تو آپ فوراً مباہلہ کے ذریعہ اسے جہنّم تک پہنچانے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر ہمیں یہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آپکو ہمارے سامنے گالی دے تو ہم صبر کریں!

پروفیسر صاحب کی یہ غلطی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کس نے صبر کیا ہے اور کس نے کرنا ہے مگر اس چھوٹے سے واقعہ میں عشقِ رسولؐ اور غیرتِ ناموسِ رسولؐ کی وہ جھلک نظر آتی ہے جس کی مثال کم ملے گی۔

پنڈت لیکھرام کو کون نہیں جانتا وہ آریہ سماج کے بہت بڑے مذہبی لیڈر تھے اور اس کے ساتھ ہی اسلام کے بدترین دشمن بھی تھے۔ جن کی زبان اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام کی مخالفت میں قینچی کی طرح چلتی اور چھری کی طرح کاٹتی تھی۔ انہوں نے ساری عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر کھڑے ہو کر اسلام اور مقدس بانیٔ اسلام پر گندے سے گندے اعتراض کئے اور ہر دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کو ایسے دندان شکن جواب دیئے کہ کوئی کیا دیگا۔ مگر یہ صاحب رکنے والے نہیں تھے آخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پنڈت لیکھرام کا یہ مقابلہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک مباہلہ پر ختم ہوا جس کے نتیجہ میں پنڈت جی حضرت مسیح موعودؑ کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی دیکھتے ہوئے اور ہزاروں حسرتیں اپنے سینہ میں لئے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انہی پنڈت لیکھرام کا یہ واقعہ ہے کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی سفر میں ایک سٹیشن پر گاڑی کا انتظار کر رہے تھے کہ پنڈت لیکھرام کا بھی ادھر گذر ہوگیا اور یہ معلوم کر کے کہ حضرت مسیح موعودؑ اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں پنڈت جی دنیاداروں کے رنگ میں اپنے دل کے اندر آگ کا شعلہ دبائے ہوئے آپ کے سامنے آئے۔ آپ اس وقت نماز کی تیاری میں وضو فرما رہے تھے۔ پنڈت لیکھرام نے آپ کے سامنے آکر ہندوانہ طریق پر سلام کیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گویا کہ دیکھا ہی نہیں۔ اس پر پنڈت جی نے دوسرے رُخ سے ہو کر پھر دوسری دفعہ سلام کیا اور حضرت مسیح موعودؑ پھر خاموش رہے۔ جب پنڈت جی مایوس ہو کر لوٹ گئے تو کسی نے یہ خیال کر کے کہ شائد حضرت مسیح موعودؑ نے پنڈت لیکھرام کا سلام نہیں سنا ہوگا حضور سے عرض کیا کہ پنڈت لیکھرام آئے تھے اور سلام کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی غیرت کے ساتھ فرمایا کہ:۔

"ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے!!!"

(سیرۃ المہدی و سیرۃ مسیح موعودؑ مصنفہ عرفانی صاحبؓ)

یہ اس شخص کا کلام ہے جو ہر طبقہ کے لوگوں کیلئے مجسم رحمت تھا۔ ہندوؤں میں اس کے روزانہ ملنے والے دوست تھے اور سکھوں میں اس کے دوست تھے اور عیسائیوں میں اس کے دوست تھے اور اس نے ہر قوم کے ساتھ انتہائی شفقت اور انتہائی ہمدردی کا سلوک کیا۔ مگر جب اس کے آقا اور اس کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے غیرت کا سوال آیا تو اس سے بڑھ کر ننگی تلوار دنیا میں کوئی نہیں تھی۔

اسی قسم کا ایک واقعہ لاہور کے جلسہ وچھووالی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ آریہ صاحبان نے لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور اس میں شرکت کرنے کے لئے ہر مذہب و ملّت کو دعوت دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے باصرار درخواست کی کہ آپ بھی اس بین الاقوامی جلسہ کے لئے

کوئی مضمون تحریر فرمائیں۔ اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلاف تہذیب اور کسی مذہب کی دلآزاری کا رنگ رکھنے والی نہیں ہو گی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک ممتاز حواری **حضرت مولوی نور الدین صاحب** رضؓ کو جو بعد میں جماعت احمدیہ کے **خلیفۂ اوّل** رضؓ ہوئے بہت سے احمدیوں کے ساتھ لاہور روانہ کیا اور ان کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا۔ جس میں **اسلام کے محاسن** بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے۔ مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اس بندۂ خدا نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں **رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم** کے خلاف اتنا زہر اُگلا اور ایسا گند اُچھالا کہ **خدا کی پناہ**۔ جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعودؑ کو پہونچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ اور دوسرے احمدیوں پر سخت ناراض ہوئے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں **ہمارے رسول اللہ** صلعم کو بُرا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟ اور کیوں نہ فوراً اُٹھ کر باہر چلے آئے؟ **تمہاری غیرت** نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سُنتے رہے؟ اور پھر آپ نے بڑے جوش کے ساتھ یہ قرآنی آیت پڑھی کہ:-

اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ
غَيْرِهٖ۔ (سورۂ نساء)

"یعنی اے مومنو! جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا دل آزار رنگ میں کفر کیا جاتا اور اُن پر ہنسی اڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ جایا کرو تاوقتیکہ یہ لوگ کسی مہذبانہ اندازِ گفتگو کو اختیار کریں۔"

اس مجلس میں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ (خلیفۂ اوّل) بھی موجود تھے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر ندامت کے ساتھ سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس **غیورانہ کلام** سے، ساری مجلس ہی شرم اور ندامت سے کٹی جا رہی تھی۔ (سیرۃ المہدی حصہ اوّل)

خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کو جماعت کے سب یا کم از کم اکثر دوست جانتے ہیں وہ ہماری بڑی والدہ صاحبہ کے بطن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے لڑکے تھے جو **ڈپٹی کمشنر** کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور دنیا کا بڑا **وسیع تجربہ** رکھتے تھے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی بھر حضور کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے بلکہ حضور سے علیحدہ ہی رہے اور حضور کے خاندانی مخالفوں سے اپنا تعلق قائم رکھا۔ گو بعد میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے زمانہ میں بیعت کر لی اور اس طرح آپ نے ہم **تین بھائیوں کو چار کر دیا**۔ بہرحال خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے غیر احمدی ہونے کے زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ مجھے خیال آیا کہ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی زمانہ کے اخلاق و عادات کے متعلق کچھ دریافت کروں چنانچہ میرے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا کہ:-

"ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) میں **خاص طور پر** دیکھی ہے۔ وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی **شخص آنحضرت کی شان** کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا **چہرہ سرخ** ہو جاتا تھا اور غصے سے **آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں**۔ اور فوراً ایسی مجلس سے اُٹھ کر چلے جاتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تو والد صاحب کو عشق تھا **ایسا عشق میں نے کبھی کسی میں نہیں دیکھا**۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اس بات کو بار بار دہرایا۔"

(سیرت المہدی حصہ اول)

یہ اس شخص کی شہادت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل نہیں تھا، جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی جوانی سے لے کر حضور کی وفات تک دیکھا، جس نے اسّی سال کی عمر میں وفات پائی، جس کے **تعلقات** کا دائرہ اپنی **معزز ملازمت** اور **اپنے ادبی کارناموں** کی وجہ سے نہایت وسیع تھا۔ اور جو اپنے سوشل تعلقات میں بالکل صحیح طور پر کہہ سکتا تھا کہ:-

"جفت خوش حالاں و بدحالاں شدم"

مگر حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں غیر احمدی ہونے کے باوجود اس کے عمر بھر کے مشاہدہ کا نچوڑ اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والد صاحب کو **عشق** تھا۔ **ایسا عشق** میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا۔"

ایک دفعہ بالکل گھریلو ماحول کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طبیعت کچھ ناساز تھی اور آپ گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور حضرت اماں جان نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهَا اور ہمارے نانا جان یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحومؓ بھی پاس بیٹھے تھے کہ حج کا ذکر شروع ہو گیا۔ حضرت نانا جان نے کوئی ایسی بات کہی کہ اب تو حج کے لئے سفر اور رستے وغیرہ کی سہولت پیدا ہو رہی ہے۔ حج کو چلنا چاہیئے۔ اُس وقت زیارتِ حرمین شریفین کے تصور میں حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور آپ اپنے ہاتھ کی انگلی سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ حضرت نانا جان کی بات سن کر فرمایا:-

"یہ تو ٹھیک ہے اور ہماری بھی دلی خواہش ہے۔ مگر میں سوچا کرتا ہوں کہ کیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے **مزار کو دیکھ بھی سکوں گا؟**"

(روایات نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

یہ ایک خالصۃً گھریلو ماحول کی بظاہر چھوٹی سی بات ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو اس میں اُس اتھاہ سمندر کی طغیانی لہریں کھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں جو **عشقِ رسول** صلعم کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے قلبِ صافی میں موجزن تھیں۔ حج کی کس سچے مسلمان کو خواہش نہیں، مگر ذرا اس شخص کی بے پایاں محبت کا اندازہ لگاؤ جس کی روح حج کے تصور میں پروانہ وار رسول پاک صلعم (فداہ نفسی) کے مزار پر پہنچ جاتی ہے اور وہاں اُس کی آنکھیں اس نظارہ کی تاب نہ لا کر بند ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی عشق کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی **آل و اولاد** اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ بھی بے پناہ محبت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب محرّم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلّمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں سے چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ "آؤ میں تمہیں **محرّم کی کہانی سناؤں**" پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت **امام حسین** رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا **یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم** صلعم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔ اُس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصوّر سے آپ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ رسول پاک صلعم کے عشق کی وجہ سے تھا۔ (روایات نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) چنانچہ اپنی ایک نظم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اُٹھایا ہم نے
تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
(آئینہ کمالاتِ اسلام)

یہ اسی عشق کا نتیجہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر وہ **منظوم** اور **منثور کلام** جو آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں رقم فرمایا ایسے **شہد کے چھتّے** کا رنگ اختیار کر گیا تھا جس میں شہد کی کثرت کی وجہ سے عسلِ مُصفّٰی کے قطرے گرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں اور کس مجذّبانہ انداز میں فرماتے ہیں کہ:-

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ
دریں رہ گر کُشندم ور بسوزند
نتابم رُو ز ایوانِ محمدؐ
تو جانِ ما منوّر کردی از عشق
فدایت جانم اے جانِ محمدؐ
(آئینہ کمالاتِ اسلام)

"یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں خدا نے عجیب نور ودیعت کر رکھا ہے اور آپ کی مقدس کان عجیب و غریب جواہرات سے بھری پڑی ہے۔ اگر اے منکرو تم محمدؐ کی صداقت کی دلیل چاہتے ہو تو دلیلیں تو بے شمار ہیں مگر مختصر رستہ یہ ہے کہ اُس کے عاشقوں میں داخل ہو جاؤ کیونکہ محمدؐ کا وجود اُس کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ واللہ اگر آپؐ کے رستہ میں مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور میرے ذرہ ذرہ کو جلا کر خاک بنا دیا جائے تو پھر بھی میں آپ کے دروازے سے کبھی مُنہ نہیں موڑوں گا۔ سو اے محمدؐ کی جان! تجھ پر میری جان قربان۔ تُو نے میرے روئیں روئیں کو اپنے عشق سے منور کر رکھا ہے"۔

اِسی طرح اپنی ایک عربی نظم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

أُنْظُرْ إِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَّتَحَنُّنٍ
يَا سَيِّدِیْ أَنَا أَحْقَرُ الْغِلْمَانِ
يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
فِیْ مُهْجَتِیْ وَمَدَارِكِیْ وَجَنَانِیْ
مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَدِيْقَةَ بَهْجَتِیْ
لَمْ أَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّلَا فِیْ آنٖ
جِسْمِیْ يَطِيْرُ إِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا
يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

"یعنی اے میرے آقا! میری طرف رحمت اور شفقت کی نظر رکھ۔ میں تیرا ایک ادنیٰ ترین غلام ہوں۔ اے میرے محبوب! تیری محبت میرے رگ و ریشہ میں اور میرے دل میں اور میرے دماغ میں رچ چکی ہے۔ اے میری خوشیوں کے باغیچے! میں ایک لمحہ اور ایک آن بھی تیری یاد سے خالی نہیں رہتا۔ میری روح تو تیری ہو چکی ہے مگر میرا جسم بھی تیری طرف پرواز کرنے کی تڑپ رکھتا ہے۔ اے کاش! مجھ میں اُڑنے کی طاقت ہوتی"۔

ان اشعار میں جس محبت اور جس عشق اور جس تڑپ اور جس فدائیت کا جذبہ جھلک رہا بلکہ چھلک رہا ہے وہ کسی تبصرہ کا محتاج نہیں۔ کاش ہمارے احمدی نوجوان اس محبت کی چنگاری سے اپنے دلوں کو گرمانے کی کوشش کریں اور کاش ہمارے غیر احمدی بھائی بھی اس عظیم الشان انسان کی قدر پہچانیں جس کے متعلق ہم سب کے آقا اور سردار حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

"يُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ"۔

(کتاب الوفاء لابن الجوزی)

"یعنی آنے والے مسیح کو میری روح کے ساتھ ایسی گہری مناسبت اور ایسا شدید لگاؤ ہوگا کہ اُس کی رُوح وفات کے بعد میری رُوح کے ساتھ رکھی جائے گی"۔

عشق کا لازمی نتیجہ قربانی اور فدائیت اور غیرت کی صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں یہ جذبہ بدرجۂ اتم موجود تھا۔ ایک جگہ عیسائی پادریوں کے اُن جھوٹے اور ناپاک اعتراضوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر کیا کرتے ہیں کہ:۔

"عیسائی مشنریوں نے ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بے شمار بہتان گھڑے ہیں اور اپنے اس افترا کے ذریعہ ایک خلقِ کثیر کو گمراہ کر کے رکھ دیا ہے۔ میرے دل کو کسی چیز نے کبھی اتنا دکھ نہیں پہنچایا جتنا کہ ان لوگوں کے اِس ہنسی ٹھٹھا نے پہنچایا ہے جو وہ ہمارے رسولِ پاکؐ کی شان میں کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دل آزار طعن و تشنیع نے جو وہ حضرت خیر البشرؐ کی ذاتِ والا صفات کے خلاف کرتے ہیں میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دئیے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئیے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں[1]۔

پس اے میرے آسمانی آقا! تو ہم پر اپنی رحمت اور نصرت کی نظر فرما اور ہمیں اس ابتلاءِ عظیم سے نجات بخش"۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام)

کیا اِس زمانہ میں اِس غیرت اور اِس فدائیت کی کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟ اور یہ صرف مُنہ کا دعویٰ نہیں تھا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی اور زندگی کا ہر چھوٹا اور بڑا واقعہ اِس عظیم الشان فدائیت پر عملی گواہ تھا جسے آپ کے مخالف بھی شدید مخالفت کے باوجود قبول کرنے کے لئے مجبور تھے۔ چنانچہ آپؐ کی وفات پر جو تعزیتی مقالہ امرتسر کے غیر احمدی اخبار "وکیل" نے لکھا اس میں مقالہ نگار لکھتا ہے:۔

"مرزا صاحب کی رحلت نے اُن کے بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ہاں روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص اُن سے جدا ہو گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی مخالفینِ اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اُس شاندار مدافعت کا بھی جو اُس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا..... مرزا صاحب کے لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اُس ابتدائی اثر کے پرخچے اُڑا دئیے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اُس کی جان تھا بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اُڑنے لگا.......

اُس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں بھی مرزا صاحب نے اسلام کی خاص خدمت سرانجام دی ہے..... آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ مرزا صاحب کی یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں"۔

(اخبار "وکیل" امرتسر جون ۱۹۰۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بے مثال قلمی جہاد جو آپ نے اسلام کی صداقت اور قرآن کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے عمر بھر کیا وہ بے شک بظاہر علمی نوعیت کا تھا اور بادی النظر میں اِسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کے پہلو سے براہِ راست کوئی تعلق نہیں۔ مگر غور کیا جائے تو اسلام کو رسولِ پاکؐ سے اور رسولِ پاکؐ کو اسلام سے کسی طرح جدا نہیں کیا جا سکتا۔ پس دراصل یہ ساری خدمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق اور آپؐ کے لائے ہوئے دین کے ساتھ والہانہ محبت ہی کا کرشمہ تھی۔

یہی وجہ ہے کہ اپنی ان عدیم المثال خدمات کے باوجود جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو ایک وفاشعار شاگرد اور ایک احسان مند خادم کی حیثیت میں اپنا ہر پھول آپؐ کے قدموں میں ڈالتے چلے جاتے ہیں اور بار بار عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ آقا! یہ سب کچھ آپ ہی کی طفیل ہے۔ میرا تو کچھ بھی نہیں چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے

---

[1] اصل عربی عبارت یہ ہے:۔

"نَحَتُوْا لِلرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ بُهْتَانَاتٍ وَّأَضَلُّوْا خَلْقًا كَثِيْرًا بِتِلْكَ الْإِفْتِرَاءِ۔ وَمَا آذٰی قَلْبِیْ شَیْءٌ كَاسْتِهْزَائِهِمْ فِیْ شَانِ الْمُصْطَفٰی وَجَرْحِهِمْ فِیْ عِرْضِ خَيْرِ الْوَرٰی۔ وَاللّٰهِ لَوْ قُتِلَتْ جَمِيْعُ صِبْيَانِیْ وَأَوْلَادِیْ وَأَحْفَادِیْ بِأَعْيُنِیْ۔ وَقُطِعَتْ أَيْدِیْ وَأَرْجُلِیْ وَأُخْرِجَتِ الْحَدَقَةُ مِنْ عَيْنِیْ۔ وَأُبْعِدْتُ مِنْ كُلِّ مُرَادِیْ وَأَوْنِیْ وَأَرْنِیْ۔ مَا كَانَ عَلَیَّ أَشَقَّ مِنْ ذٰلِكَ۔ رَبِّ انْظُرْ إِلَيْنَا وَإِلٰی مَا ابْتُلِيْنَا۔

(آئینہ کمالات اسلام)

ابراہیمؑ سے مکالمہ مخاطبہ کیا۔ اور پھر اسمٰعیلؑ سے اور اسحاقؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسٰیؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب سے بعد **ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم** سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے **زیادہ روشن** اور سب سے **زیادہ پاک وحی** نازل کی۔ ایسا ہی اس نے **مجھے بھی** اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا ہے مگر یہ شرف مجھے **محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **اُمّت میں** نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے **تمام پہاڑوں کے برابر** میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں ہرگز کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ کا نہ پاتا۔"

(تجلّیاتِ الٰہیّہ)

ایک اور جگہ اپنی ایک نظم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں متوالے ہو کر فرماتے ہیں:-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمّد دلبر مرا یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہُوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم)

اِن اشعار میں حضرت مسیح موعودؑ نے جس رنگ میں رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار و افضال کی وسعت اور ان کے **اِفاضہ** اور اس کے مقابل پر اپنی عاجزی اور انکساری اور آپؐ کے انوار سے اپنے **استفاضہ** کا ذکر فرمایا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ دنیا کی تمام برکتوں اور تمام نوروں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کی طرف منسوب کر کے اپنے آپ کو اُن انوار کے ساتھ اس طرح پیوست کیا ہے کہ جس طرح ایک بڑے **طاقتور پاور سٹیشن** کے ساتھ بجلی کی تاریں مل کر دنیا کو منوّر کیا کرتی ہیں۔ اسی طرح آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی **برکاتِ طیبات** کا ذکر کرتے ہوئے دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:-

"ایک رات اِس عاجز نے اس کثرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر **دُرُود شریف** پڑھا کہ دل و جان اس سے **معطّر** ہو گیا۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا کے **فرشتے** آبِ زُلال کی شکل پر **نُور کی مشکیں** اِس عاجز کے مکان پر لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے اُن فرشتوں میں سے کہا کہ یہ وہی برکتیں ہیں جو تُو نے **محمّد** کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم"

(براہین احمدیہ حصّہ چہارم)

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا عشق تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپؑ کی جان اس عشق میں بالکل گداز تھی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا اور اپنے **حواسِ ظاہری و باطنی** سے محسوس کیا کہ آپؑ کا ذرّہ ذرّہ **محمّدؐ** اور **خدائے محمّدؐ** اور **دینِ محمّدؐ** پر قربان تھا۔ آپؑ اپنی ایک نظم میں بڑے دردناک انداز میں فرماتے ہیں کہ:-

دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فِدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عِقاب

(ازالہ اوہام)

بس اس کے سوا مَیں اس جگہ **عشقِ رسولؐ** کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ ایک وسیع سمندر میں سے انسان صرف چند چُلّو ہی بھر سکتا ہے اس لئے اِس عنوان کے تحت اب میرے لئے صرف یہی دُعا باقی ہے کہ:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ (باقی)

درخواست دُعا

میں بعض پریشانیوں اور دیگر مالی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت و صحابہ کرام اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانیاں اور مالی مشکلات دور فرمائے آمین۔ (ماسٹر محمد رفیق احمدی حلقہ مارٹن روڈ کراچی)

جماعت احمدیہ کی اکتالیسویں مجلس مشاورت

مورخہ ۸-۹-۱۰ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی اکتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۸-۹-۱۰ شہادت ۱۳۳۹ھش مطابق ۸-۹-۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

جماعتہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا حسب قواعد انتخاب کر کے دفتر ھذا کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت کیلئے چندہ کی اپیل

اکتوبر ۵۹ء میں لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت جلد از جلد بنائی جائے جس کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے سالِ رواں کے لئے بیس ہزار روپیہ چندہ جمع کرنے کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔ جن لجنات کی نمائندگان موجود تھیں وہ اپنے وعدہ جات لکھوا گئی تھیں۔ باقی تمام لجنات بھی اپنے وعدے جلد از جلد بھجوائیں اور وصولی کا بھی انتظام کریں تاکہ عمارت جلد از جلد شروع کی جا سکے۔

یہ چندہ صرف مستورات کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ جماعت کے مردوں کو بھی اس میں حصّہ لینا چاہیئے۔ سکول میں دس سال تک کے لڑکوں کو بھی تعلیم دی جاتی ہے۔

یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ جو مرد یا عورت ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم ایک سال میں سکول کے لئے دیں ان کا نام عمارت پر کھدوا دیا جائے گا

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

باوجود طاقت کے پیچھے مت ہٹو

"جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں یہ ان کی بدنصیبی ہوگی پس ہر شخص جو تھوڑا بہت حصّہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں"

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اس ارشاد کے پیش نظر تحریک جدید کی مالی قربانی میں حتی المقدور حصّہ لینا ہر احمدی کا فرض ہے کیا آپ نے سالِ نو کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا ہُوا ہے؟ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

خواجہ محمود احمد صاحب ولد خواجہ جلال الدین صاحب فلائٹ سارجنٹ جو پہلے لاہور چھاؤنی میں تھے کا موجودہ ایڈریس درکار ہے اگر کسی دوست کو انکا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو دفتر ھذا کو مطلع فرماویں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ھذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے آگاہ فرماویں۔ (ناظر بیت المال)

دین کی خدمت کو خدا تعالےٰ کا احسان سمجھو!

تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے بعد جماعت کے عہدیداران کو جملہ احباب جماعت سے وعدے لینے میں بڑے انہماک، اخلاص اور ضبط نفس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات عزت نفس کا جھوٹا احساس انہیں اپنے فرائض منصبی سے مانع رکھتا ہے۔ سو ایسے کارکنوں کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

"ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں بلکہ یہ سمجھنا چاہئیے کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے۔ اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارے اندر ایک جَو کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔"

پس امرائے و صدر صاحبان اور سیکرٹریان حضرات اپنی ذمہ واری کو سمجھیں اور وعدہ جات کی فراہمی میں دفتر تحریک جدید سے پورا پورا تعاون فرمائیں (وکیل المال اول تحریک جدید)

لجنات اماء اللہ کی تعلیم القرآن کلاس بر موقع رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائے گی۔ قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ کورس مندرجہ ذیل ہوگا۔ تمام ممبرات کتابیں و کاپیاں ہمراہ لائیں۔

(۱) قرآن کریم کے ابتدائی دو سپارے معہ ترجمہ کی مختصر تفسیر
(۲) حدیث کی کتاب۔ نبراس المومنین۔
(۳) کلام کی کتاب - دعوۃ الامیر۔
(۴) سیرۃ و تاریخ کی کتب۔ سلسلہ احمدیہ و نبیوں کا سردار کتب
(۵) عربی کی کتاب حصہ اوّل (مڈل کی چھٹی جماعت میں پڑھائی جاتی ہے)
(۶) فقہ کی کتاب حصہ اوّل۔

(سیکرٹری تعلیم شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

یوم مصلح موعود اور لجنات اماء اللہ

۲۰ فروری یوم مصلح موعود کے موقعہ پر پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سوالات کا پرچہ ڈالا جائے گا براہ مہربانی تمام عہدیداران لجنہ اماء اللہ اپنی اپنی لجنہ میں سے اس پیشگوئی کے متعلق امتحان دینے والی ممبرات کے نام ارسال فرمائیں تاکہ پرچے بھجوائے جا سکیں۔ (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امتحان کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی"

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ماہ مئی کے پہلے ہفتہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" (مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) کے نصف حصہ کا امتحان ہوگا۔ تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کے نام ارسال فرمائیں تاکہ وقت مقررہ پر پرچے ارسال کئے جا سکیں۔

باقی نصف کتاب کا امتحان بھی اسی سال ماہ ستمبر میں انشاء اللہ تعالےٰ ہوگا۔
(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قابلِ توجہ حفاظ جماعت ہائے احمدیہ

رمضان المبارک غالباً ۲۹ فروری کو شروع ہوگا۔ جو حافظ صاحبان نظارت اصلاح و ارشاد کی معرفت تراویح کے لئے جماعتوں میں جانا چاہیں وہ جلد سے جلد نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے اور اضطراب ہے اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے۔"

(مینیجر الفضل)

درخواستہائے دعا

(۱) میں کئی دنوں سے بخار میں مبتلا ہوں احباب صحت کے لئے دعا کریں
(محمد عاشق معلم وقف جدید حلقہ دیوا سنگھ ضلع ملتان)

(۲) میرا لڑکا رشید احمد سنوری متعلم بی اے گورنمنٹ کالج راولپنڈی ہیضے روز سے ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (چوہدری شبیر حسین سنوری مری روڈ راولپنڈی)

(۳) میری ہمشیرہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (محمد ادریس ازلائلپور)

(۳) میری دو لڑکیاں نعیمہ اور سلیمہ اس سال ورنیکلر فائنل کا امتحان دے رہی ہیں احباب جماعت سے اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (بشیر احمد حقانی از راولپنڈی)

(۴) میں مالی مشکلات کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (عبد الحمید خان دیو سماج روڈ لاہور)

(۵) چوہدری عبد المجید صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کراچی اور چوہدری امجد صاحب اور خاکسار امسال کراچی یونیورسٹی سے ایف۔ اے۔ ایل کا امتحان دے رہے ہیں احباب دعا کریں کہ خداوند کریم ہمیں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے۔ آمین۔
(ہارون الرشید ارشد اے ۲ رام روڈ کراچی ۱)

اعانت الفضل

مکرم نائیک محمد صدیق صاحب فیلڈ پارک کمپنی سیالکوٹ چھاؤنی نے مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ دینی اور دنیاوی ترقی عطا کرے۔ آمین (مینیجر الفضل)

اعلان

مولوی محمد ابراہیم خان صاحب معلم حلقہ جوڑہ ضلع لاہور یہ اعلان پڑھتے ہی ربوہ پہنچ کر مجھے ملیں
(شیخ محمد سیال ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مرکزی پولیس کمیشن نے اپنا سوالنامہ جاری کر دیا

کراچی ۸ر فروری :- مرکزی حکومت نے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس جی بی کانسٹنٹائن کے زیر صدارت اکتیس دسمبر ۱۹۵۹ء کو جو پولیس کمیشن قائم کیا تھا۔ اس نے پولیس کے محکمے کے کام سے دلچسپی رکھنے والے تمام اشخاص کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اس کے جاری کردہ سوالنامے کا جواب دیں۔ یہ سوالنامہ جاری کر دیا گیا ہے۔

کمیشن کے قیام کی غرض و غایت یہ تھی۔ کہ وہ ملک کی پولیس سروس کے متعلق رپورٹ پیش کرے کمیشن کو جن امور کے بارے میں اپنی رپورٹ تیار کرنی ہے۔ ان میں عوام اور پولیس کے باہمی تعلقات کا مسئلہ ایسا ہے۔ جس کا پولیس کی وفاداری کے معیار کے سوال سے گہرا تعلق ہے۔ سوالنامہ حسب ذیل ہے

۱۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ پولیس کی موجودہ تعداد ملک میں مؤثر امن قائم رکھنے کے لئے کافی ہے کیا پولیس اس تعداد میں اپنے فرائض پوری طرح انجام دے سکتی ہے۔ جن میں حسب ذیل فرائض بھی شامل ہیں۔ حفاظت، جرائم کا سدّباب اور جرائم کی تحقیقات ٹریفک کا انتظام، سرکاری افسروں کی حفاظت (۲) اگر پولیس عوام کی ضروریات نہ پوری کر سکتی ہو تو کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی تعداد کم ہے۔ یا انفرادی طور پر پولیس افسر اس کام کی اہلیت نہیں رکھتے۔ یا ان کے پاس ساز و سامان کی کمی ہے۔ یا انہیں اس کام کے لئے اچھی تربیت نہیں ملی (۳) کیا پولیس جرائم کی تحقیقات یا مقدموں وغیرہ کی تفتیش کے کام سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ کیا آپ کے پاس تفتیش کے کام کی اصلاح کے لئے کوئی اور تجویز ہے؟ (۴) کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ تفتیش کرنے والی پولیس ملک کے دوسرے حصوں کی پولیس سے الگ ہونی چاہیئے۔ (۵) پولیس ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۴۵ کے بارے میں جو کارروائی کرتی ہے۔ کیا آپ اس سے مطمئن ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کی خاص رائے کیا ہے؟ (۶) کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے تحت مختلف علاقوں میں پولیس کی مختلف اقسام ہونی چاہیں۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ یونین کونسلوں ٹاؤن کمیٹیوں، یونین کمیٹیوں میونسپل کمیٹیوں اور کنٹونمنٹ بورڈوں کے علاقوں میں مختلف قسم کی پولیس ہونی چاہیئے۔ اگر ایسا ہی ہے تو آپ کے خیال میں پولیس کی ان اقسام میں تنظیم کس طرح رکھی جائے۔ اس کی بھرتی کا طریقہ کیا ہونا چاہیئے؟ اس پر کنٹرول کیسا ہونا چاہیئے۔ اس کا معیار کیا ہونا چاہیئے! اور تربیت کیسی ہونی چاہیئے؟

(۷) آپ کے خیال میں دیہی پولیس کے فرائض کیا ہونے چاہئیں۔ اور شہری علاقوں میں پولیس کو کیا فرائض انجام دینے چاہئیں۔ اور دیہی اور شہری پولیس میں رابطہ کس طرح قائم کیا جائے (۸) پولیس کی بہتر کارکردگی کے مقصد کے پیش نظر پولیس کی بھرتی اور اسے ترقی دینے کے سلسلے میں آپ کی تجاویز کیا ہیں؟ موجودہ نظام کے مطابق اس وقت ہیڈ کانسٹیبل اور سب انسپکٹر براہ راست بھی بھرتی ہوتے ہیں (۲) کانسٹیبل کو ترقی دیکر ہیڈ کانسٹیبل بنا دیا جاتا ہے جہاں تک اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا تعلق ہے بہتر فیصد واقعات میں ہیڈ کانسٹیبلوں کو ترقی دیکر اسسٹنٹ سب انسپکٹر بنا دیا جاتا ہے۔ البتہ پچیس فیصد آسامیوں کے لئے براہ راست بھرتی ہوتی ہے۔ انسپکٹر ایسے بنتے ہیں۔ جنہیں سب انسپکٹر کے عہدے سے ترقی ملتی ہے۔

چار ہزار سالہ یادگاریں دریافت ہوئیں

قلات ۸ر فروری :- سرکاری اعلان کے مطابق لس بیلا سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر چار ہزار سال کی پرانی یادگاریں ملی ہیں۔ انہیں نیو یارک کے مشہور ماہر آثار قدیمہ ڈاکٹر ڈالرطنے دریافت کیا ہے جو ان دنوں پاکستان کے مطالعاتی دورے پر ہیں۔

بہاولپور کی سرحد پر تیرہ سمگلر ہلاک

بہاولپور ۸ر فروری :- بہاولپور سے ملنے والی بھارتی سرحد پر متعینہ ڈیزرٹ رینجرز نے پچھلے سال کے دوران تیرہ سمگلروں کو گولی مار کر ہلاک کیا۔ اور ان کے قبضہ سے قریباً تین لاکھ چھتیس ہزار روپے کا سمگل شدہ سامان برآمد کیا۔ اس امر کا انکشاف ڈیزرٹ رینجرز کے کمانڈنٹ کرنل بشیر احمد نے ایک مقامی اخبار نمائندہ سے بات چیت کے دوران کیا۔ آپ نے کہا کہ ڈیزرٹ رینجرز نے سابق ریاست بہاولپور سے ملحقہ ساڑھے تین سو میل لمبی سرحد پر بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرحد پر گذشتہ تین مہینوں میں سمگلنگ کی صرف ایک کوشش ہوئی جسے ناکام بنا دیا گیا۔ کرنل بشیر احمد نے کہا کہ سرحد پر سمگلنگ اب ختم ہو گئی ہے۔

نواب بھوپال کی یاد میں علی گڑھ یونیورسٹی بند رہی

نئی دہلی ۸ر فروری :- بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر اے کے بروہی نے کل نواب آف بھوپال کی بیگم کے نام ایک تار بھیج کر نواب صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت اور مرحوم کے خاندان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ نواب آف بھوپال کی یاد میں جمعہ کے روز علی گڑھ یونیورسٹی بند رہی۔ یونیورسٹی میں طلباء اور اساتذہ کا تعزیتی جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں یونیورسٹی کے لئے مرحوم کی گرانقدر خدمات کو سراہا گیا۔

نواب بھوپال کے انتقال پر صدر ایوب کا پیغام تعزیت

راولپنڈی ۸ر فروری :- صدر ایوب نے نواب بھوپال سر حمید اللہ خاں کے انتقال پر مرحوم کی صاحبزادی شاہزادی عابدہ سلطانہ کو پیغام تعزیت روانہ کیا ہے۔ پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ مرحوم کے عظیم کارناموں کے باعث ان کی یاد کبھی بھلائی نہیں جا سکے گی۔ شاہزادی عابدہ سلطانہ نے صدر کو لکھا ہے۔ اس صدمہ عظیم میں آپ کے مشفقانہ پیغام نے میری بڑی ڈھارس بندھائی ہے۔ میری ماں کو۔ بہنیں اور سب افراد خاندان آپ کے پیغام پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سورج کی روشنی سے جلنے والے چولھے کی تیاری کیلئے انعام کا اعلان

کراچی کی نمائش میں شمسی چولھے کی کارکردگی دکھائی گئی!

کراچی ۸ر فروری :- پاکستان جیسے ملکوں میں جہاں تیز اور چمکیلی دھوپ نکلتی ہے۔ سورج کی حرارت سے مختلف کام لئے جا سکتے ہیں۔ جن میں کھانا پکانا بھی شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے سائنسدانوں کی پاکستانی انجمن اور سائنسی پیشہ وروں نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو افراد یا ادارے کھانا پکانے اور گرم کرنے کے لئے شمسی چولہا کا ڈیزائن تیار کریں گے انہیں ۵۰۰ روپے انعام دیا جائے گا

کراچی میں حکومت پاکستان کے سیکرٹریٹ کے بلاک نمبر ۷ میں شمسی توانائی کی نمائش میں ایک ایسے چولھے کا نمونہ رکھا گیا تھا۔ جو سورج کی گرمی سے کام کرتا ہے۔ یہ نمائش جو ۵ فروری کو ختم ہو گئی ہے امریکی شعبہ اطلاعات کے زیر سرپرستی منعقد ہوئی تھی۔ اور علاقائی سائنسی میلہ کا حصہ تھی۔

یہ شمسی چولہا امریکہ کی مشہور شمسی سائنسدان خاتون ڈاکٹر ماریا ٹیلکیس نے بنایا ہے۔ یہ لکڑی کے ایک صندوقچے پر مشتمل ہے۔ جس پر کالی دھات کی چادر چڑھی ہوئی ہے۔ اور جس میں دوہرے شیشہ کی ایک کھڑکی کے ذریعہ سورج کی شعاعیں داخل ہوتی ہیں۔ کھڑکی کے گرد چمکیلی ایلومینیم کے بازو لگائے گئے ہیں۔ تاکہ چولھے میں زیادہ مقدار میں دھوپ داخل ہو سکے۔ چولھے کو ایک گھومنے والے تختہ پر جڑ دیا گیا ہے۔ تاکہ اسے سورج کی سمت میں گھمایا جا سکے۔

شیشہ کی کھڑکی سے داخل ہونے والی سورج کی شعاعیں صندوقچے کے سیاہ اندرونی حصہ میں جذب ہو جاتی ہیں۔ اور شیشہ کی وجہ سے واپس باہر خارج نہیں ہو سکتیں۔ چولھے کے پچھلے حصہ میں ایک دروازہ لگا ہوا ہے۔ جس کے ذریعے خوراک اندر رکھ دی جاتی ہے۔ اور پکنے کے بعد باہر نکال لی جاتی ہے۔ عام طور پر پکنے کے دوران میں چولھے کو کھولنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ کیونکہ پکانے والی کھڑکی میں سے خوراک کو پکتا ہوا دیکھ سکتی ہے اگر چولھے کے اندر ایک سستا سا تھرمامیٹر لگا دیا جائے تو اس سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ چولھے کے اندر کتنا درجہ حرارت ہے۔ چولھے کو استعمال کرنے کا طریقہ بہت آسان ہے۔ اسے سورج کے رُخ پر رکھنا چاہیئے اور سورج کی گردش کے مطابق گھماتے رہنا چاہیئے۔ اس میں ضرورت سے زیادہ حرارت پیدا نہیں ہو سکتی اس میں کوئی چیز جل نہیں سکتی۔ اور یہ ہر طرح سے محفوظ ہے۔

تیز چمکیلی دھوپ میں چولھے میں درجہ حرارت ۳۰۰ سے ۳۵۰ درجہ فارن ہیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ جو بیشتر پاکستانی کھانے پکانے کے لئے کافی ہے۔

ضروری تصحیح

اخبار الفضل کے سالانہ نمبر (ب ۱/۶ ۲۲) کے پرچہ میں صفحہ ۴۷ پر اورنیٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کا ایک اشتہار اسلامی اصول کی فلاسفی کے انگریزی ترجمہ سے متعلق شائع ہوا ہے۔ اس میں کاپی کے اُڑ جانے کی وجہ سے قیمت صاف طور پر نہیں پڑھی جاتی احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ اس کی قیمت چھ روپے ۶/- فی کاپی ہے۔

(مینیجر الفضل)

عراق میں لازمی اسلامی تعلیم

بغداد ۸ر فروری :- عراق کی انقلابی حکومت کے بورڈ آف ایجوکیشن نے ہفتہ کے روز ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے عراق کے تمام سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں اسلامیات لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جائیگا۔ خواہ طلبہ میں اکثریت غیر مسلموں کی ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم غیر مسلموں کو اس مضمون میں امتحان دینے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔ کوئی غیر سرکاری مدرسہ اگر کسی اور تسلیم شدہ مذہب کی تعلیم دینا چاہے۔ تو اسے وزارت تعلیم کو درخواست دیکر اس کے لئے منظوری حاصل کرنا پڑے گی۔ ایسی صورت میں انہیں اپنی مذہبی تعلیم ایک نئے مضمون کی صورت میں دینا ہوگی۔

قیمتوں کے نظام اور سرمایہ کاری کے امکانی اثرات پر غور

راولپنڈی میں صدارتی کابینہ کی اقتصادی سب کمیٹی کا اجلاس

راولپنڈی ۹ر فروری :- صدارتی کابینہ کی اقتصادی سب کمیٹی کے خاص اجلاس میں کل دوسرے امور کے علاوہ مختلف اشیاء کی قیمتوں پر بھی غور کیا گیا۔ مستقبل قریب میں اس موضوع پر مزید غور کیا جائے گا۔ تاکہ کوئی آخری فیصلہ کیا جا سکے۔ اجلاس کے بعد مسٹر محمد شعیب وزیر خزانہ نے بتایا کہ اقتصادی کمیٹی کا آئندہ اجلاس سولہ مارچ کو ہو گا ———

مسٹر شعیب نے کہا دوسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے کے سلسلے میں ملک میں وسیع پیمانے جو سرمایہ لگنے والا ہے۔ کمیٹی نے اس کے امکانی اثرات پر غور کیا۔ آپ نے کہا اس سرمایہ کی وجہ سے اجرتوں اور روپیہ کی فراہمی کی پوزیشن پر بہت اثر پڑیگا آپ نے کہا کمیٹی نے اس امر پر بھی غور کیا کہ اربوں روپوں کے سرمائے کی وجہ سے افراط زر کی پوزیشن کس حد تک متاثر ہو گی۔ مسٹر شعیب نے کہا آج کے اجلاس میں کپڑے کی صنعت کے سلسلے میں مشینی اور دستی کھڈیوں کے امور بھی زیر بحث لائے گئے ارکان کمیٹی نے اس امر پر زور دیا کہ دستی کھڈیوں کو رفتہ رفتہ مشینی کھڈیوں میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ آپ نے کہا دستی کھڈیوں کو مشینی کھڈیوں میں تبدیل کرنے سے بیروزگاری پیدا نہیں ہو گی نہ ہی اس کی وجہ سے کپڑے کی پیداوار گھٹے گی۔ آپ نے کہا موجودہ حالات میں کپڑے کی پیداوار معقول ہے۔ اور توقع ہے کہ اس میں کمی نہیں آئیگی۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ دستی کھڈیوں کو مشینی کھڈیوں میں تبدیل کرنے کی وجہ سے کاریگروں کی اجرتیں بڑھیں گی کیونکہ اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ مشینی کاریگروں کے لئے زیادہ اجرتیں اور زیادہ سہولتیں فراہم کر سکتے ہیں۔ جب مسٹر شعیب سے ان کے مستقبل کے دورہ امریکہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے کہا میں سندھ کے طاس کی متبادل تعمیرات کے سلسلے میں بات چیت کروں گا۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا نہری پانی کے سلسلے میں دس سال کا ایک عبوری معاہدہ بھی ہو گا — جو بین الاقوامی معاہدے کا جزو ہو گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ معاہدہ شائع کیا جائے گا۔ آپ نے جواب دیا کہ ابھی اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا:

کام کو مقررہ وقت پر ختم کرنیکی ہدایت

راولپنڈی ۹ر فروری :- تعمیرات، آبپاشی اور بجلی کی وزارت نے لفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں کے ایماء پر اپنی تمام کارکن ایجنسیوں کو اس مفہوم کی یقین دہانی کی ہدایت کی ہے کہ اس وقت ان کے پاس جو کام ہے۔ وہ ہر حالت میں مقررہ وقت پر ختم ہو جائیگا ان ایجنسیوں کو یہ ہدایت بھی کی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان منصوبوں کی تکمیل میں پوری کفایت شعاری کا ثبوت دیں۔ لیکن انہیں بہتر کارکردگی کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے ایجنسیوں سے کہہ دیا گیا ہے۔ کہ اگر اس کام کی تکمیل کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو۔ اور وہ خود اسے رفع نہ کر سکیں۔ تو اس کے لئے وہ وزارت کیطرف رجوع کریں تاکہ انکی امداد کی جا سکے اور اگر کسی وقت کسی ایجنسی کو یہ معلوم ہو کہ کسی منصوبے پر زیادہ اخراجات آنے کا امکان ہے۔ تو فی الفور وزارت کیطرف رجوع کرنا چاہیئے۔

محترم شیخ فہیم الدین صاحب آف بلب گڑھ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

مبارک احمد صاحب دکاندار گولبازار ربوہ کے خسر محترم شیخ فہیم الدین صاحب آف بلب گڑھ ضلع گورداسپور مورخہ ۳ر اور ۴ر فروری سنہ ۶۰ء کی درمیانی شب قریباً ۸۳ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم شیخ صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۲ء میں بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

مورخہ ۴ر فروری بروز جمعرات نماز ظہر کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ جہاں مرحوم کی نعش قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کی گئی۔ مرحوم کے اکلوتے فرزند نور الدین صاحب مشرقی افریقہ میں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

درخواستِ دعا

میرا چھوٹا لڑکا عزیزم ہدایت اللہ چند دن ہوئے سیڑھی پر سے گر پڑا ہے جس کی وجہ سے اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا ہے اور ٹانگ پر بھی شدید زخم آیا ہے۔ آج کل فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ ٹانگ کے زخم میں پیپ پڑ جانے کی وجہ سے حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار :- (ولایت حسین دکاندار ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔اے لیکچرار (ریاضی) تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح عزیزہ رضیہ خانم صاحبہ بنت مکرم خان عبدالجبار خانصاحب ملازم سرگودھا کے ہمراہ بعوض ... روپیہ مہر پر مکرم مولانا محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان نے بمقام سرگودھا پڑھایا احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

خاکسار :- محمد بخش سیکرٹری مال محلہ دار النصر ربوہ